السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طلاق معلق کے بارے میں اگرچہ کئی فتوے موجود ہیں لیکن افسوس پھر بھی کئی لوگ اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کے عادی ہوگئے ہیں‘ مثلاًایک دوسرے سے یہ کہتے ہیں کہ اگر تو میرے گھر نہ آئے یا میر پاس کھانا نہ کھائے تو میری بیوی کو طلاق‘ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس طرح کی طلاق واقع نہیں ہوتی‘ اسے قسم سمجھا جائیگا‘ لہٰذا اس کا کفارہ دینا ہوگا‘ تو سوال یہ ہے کہ کیا واقعی یہ قسم ہے ؟ لیکن قسم تو غیر اللہ کی جائز نہیں‘ بلکہ شرک ہے تو غیر اللہ کے نام کی اور گناہ میں بتلا کردینے والی اس قسم کا کفارہ کیسے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ شرط کے ساتھ معلق طلاق‘ جب کہ اس سے مقصود منع کرنا‘ یا روکنا‘ یا پابند کرنا ہو تو یہ قسم ہے‘ انہوں نے درحقیقت یہ کہا ہے کہ یہ قسم کے حکم میں ہے‘ قسم نہیں ہے اور غیر اللہ کے نام کی جس قسم سے منع کیا گیا ہے اس سے مرادوہ قسم ہے جو صیغہ قسم ‘واو‘ یا ‘با‘ یا ‘تا‘ کے ساتھ ہو مثلاً جس طرح ‘واللہ‘ ‘باللہ‘ اور ‘تاللہ کہہ کر قسم کھائی جاتی ہے‘ اس طرح غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا منع ہے‘ جبکہ تحریم و تعلیق طلاق سم کے حکم میں ہے‘ یہ اپنے صیغہ کے اعتبار سے قسم نہیں ہے‘ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

یٰأَیُّہَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّہُ لَکَ ۖ تَبتَغی مَرضاتَ أَزو‌ٰجِکَ ۚ وَاللَّہُ غَفورٌ رَحیمٌ ١ قَد فَرَضَ اللَّہُ لَکُم تَحِلَّةَ أَیمـٰنِکُم ٢ ... سورة التحریم

اے پیغمبر جو چیز اللہ نے تمہارلئے حلال قرار دی ہے آپ اسے حرام کیوں ٹھہراتے ہیں ؟ کیا آق اس سے اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے‘ اللہ نے تم لوگوں کیلئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کردیا ہے۔‘‘

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تحریم کا نام قسم رکھا ہے‘ لہٰذا جب یہ کہا جائے کہ اس طرح کی طلاق قسم ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ یہ قسم کے حکم میں ہے‘ اس سے مرادوہ قسم نہیں ہے جب کے بارے میں منع کردیا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کی نہ کھائی جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الطلاق : جلد 3 صفحہ 317

محدث فتویٰ